بشارت علی خان

اسکالر، پی ایچ ڈی، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی ،اسلام آباد

ڈاکٹر اظہر محمود

استاد، شعبہ ایجوکیشن، انٹرنیشنل اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

سیکنڈری سطح کی درسی کتاب اردو کے نصاب میں امن کے متعلق تدریسی مواد کی نشاندہی: تجزیاتی مطالعہ

Basharat Ali Khan

Scholar, Ph.D, International Islamic University Islamabad.

Dr. Azhar Mehmood

Associate Professor, Department of Education, International Islamic University Islamabad.

Identification of Peace Related Elements in the Text Book of Urdu at Secondary Level: Analytical study

The objective of the study was to identify the peace related elements in the Text Book of Urdu of Punjab Text Book Board Lahore which was being taught to the students during the session (2017-2018) at secondary level. The researchers carried out content analysis and in this regard thoroughly studied the Urdu text books of 9th and 10th classes and identified the different peace related elements. Peace related elements were presented in tabulation form. It was concluded that peace related elements were found only in 21 lessons in this text book.

Key words: *Objective, Identify, Elements, Secondary Level, Researchers, Tabulation.*

دنیا میں امن و امان کی فضا پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، اس پر فتن دور میں امن و سلامتی کی بحالی فقط ہمارے ملک پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ اب پوری دنیا کا مسئلہ ہے ، دنیا کے گوشے گوشے کے لوگ امن کے متلاشی ہیں، ہر طرف فرقہ وارانہ فسادات، ظلم وستم ، قتل وغارت اور بے سکونی کی فضا ہے۔ انفرادی اور اجتماعی امن وقت کی اہم ضرورت ہے، دنیا میں جہاں کہیں بھی امن کے علمبرداروں نے نظام امن کی بات کی تو انہوں نے اجتماعی امن کو انفرادی امن پر ترجیح دی، اجتماعی امن بیانات سے کہیں زیادہ کردار کا

متلاشی رہا ہے اور یہی پر فتن معاشرے کی کمی رہی ہے۔ تاریخی نقطہ نگاہ سے اگر اجتماعی امن کی کاوشوں کو بنظر غائر مطالعہ کی جائے تو اس بات میں کوئی دوسری رائے نہیں ہو گی کہ اسلام ہی فقط اجتماعی امن کا علمبردار رہا ہے اور اسلام کا اجتماعی امن کے لیے پیغام اعلیٰ اخلاقی اقدار کا فروغ ہے۔

> لفظ امن اسلام کے مترادف ہے۔ اور اسلام کا لفظ "سلم" سے اخذ کیا گیا ہے، جس کا تعلق عربی زبان سے ہے۔ اور اس کے بنیادی معنی اردو زبان میں "امن و سلامتی" کے ہیں۔ جامع اردو اللغات میں سید شہاب الدین اور فہمیدہ بیگم ن امن کے معنی پناہ، حفاظت، بچاؤ اور اطمینان کے کیے ہیں۔[۱] بقول وحید الدین خان اسلام امن و محبت کا مذہب ہے اور اپنے تمام ماننے والے انسانوں کو امن کی تعلیم دیتا ہے اور فساد اور فتنے سے اجتناب برتنے کا حکم دیتا ہے۔[۲]
>
> مختلف ماہرین نے امن کی تعلیم کو اپنے انداز میں متعارف کروایا ہے، جنکنس (Jenkins) کے مطابق امن کی تعلیم سے مراد ایسی تعلیم ہے جو انسان کی منفی سوچ، رویوں اور عادتوں کو تبدیل کر کے مثبت راستوں پر ڈال کر تنازعات وفسادات پر قابو پانے میں مدد دیتی ہے۔[۳]
>
> ویکیپیڈیا (Wikipedia) کے مطابق امن کی تعلیم سے مراد یہ ہے کہ: امن کے متعلقہ مواد، اقدار، رویوں اور طرز عمل کی نشوونما کا عمل ہے جس کی ابتدا انفرادیت سے ہوتی ہے اور سارے عالم تک پہنچ جاتی ہے۔[۴]
>
> یونیسکو کے مطابق امن کی تعلیم سے مراد افراد کے علم، رویوں، اعمال اور کردار میں ایسی تبدیلیوں کو یقینی بنانا ہے جو بچوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کے درمیان تنازعات پر امن طریقے سے حل کرنے میں مددگار ثابت ہو۔[۵]

پروفیسر سید وقار عظیم اپنی کتاب "داستان سے افسانے تک" میں تذکرہ کرتے ہیں کہ تقسیم ہند کے بعد منٹو اور کرشن چندر نے دیگر افسانہ نگاروں کی نسبت بہت زیادہ افسانے لکھے، اگر ان افسانوں کا تنقیدی جائزہ لیا جائے تو یہ واضح ہو گا کہ ان افسانوں کے موضوعات "فسادات وانتشار" کے تھے۔ تقسیم ہند سے کچھ عرصہ پہلے اور کچھ عرصہ بعد زیادہ تر افسانہ نگاروں نے اپنے افسانوں میں بدامنی وفسادات کو موضوع سخن بنایا۔ دراصل وہ امن کے داعی تھے، وہ افسانوں کی مدد سے لوگوں کے اندر امن وسلامتی کی فضا پیدا کرنا چاہتے تھے۔[۶] افسانہ نگاروں کے افسانوں کا تنقیدی جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ انھوں نے ہندوستان کی تقسیم سے پہلے اور بعد میں جو انتشاری فضا دیکھی تھی جسے تاریخ میں فسادات کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ انھوں نے اپنے افسانوں کا موضوع فسادات ہی بنایا ہے۔ کئی افسانہ نگاروں نے اس دور کے فقط ایک واقعہ کو لے کر اپنا افسانہ لکھا جس کا ان فسادات سے کوئی تعلق بھی نظر آتا۔ ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ ایسے بھی افسانے تقسیم ہند سے پہلے اور بعد میں لکھے گئے جن کا مقصد لوگوں کو فسادات کے خطرات ونقصانات سے آگاہ کرنا تھا اور امن کی تلقین کرنا تھا۔

طاہرہ صدیقہ اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ ترقی پسند تحریک سے وابستہ ڈرامہ نگاروں نے جنگ پر امن کو ترجیح دی ہے اور اپنے ڈراموں کو ان موضوعات کا حصہ بنایا۔ "ایٹم بم سے پہلے اور ایٹم بم کے بعد "ڈرامہ خواجہ احمد عباس نے لکھا اور " کل "ڈرامہ ریوتی سرن شرما نے لکھا۔ جس میں انھوں نے جنگ کی خون ریزیوں اور تباہ کاریوں کا تذکرہ کر کے دنیا کو امن وسلامتی کا پیغام دیا اور جنگوں کو انسانیت کا قتل قرار دیا ہے۔ دراصل ترقی پسند ادیبوں نے دوسری جنگ عظیم کی تباہ کاریوں کا خود مشاہدہ کیا تو اس لئے انھوں نے اپنے ناولوں، افسانوں اود ڈراموں میں ان کو موضوع بنایا۔ ڈاکٹر محمد حسن نے " شکست "اور ابراہیم یوسف نے " طمانچہ " جیسے ڈرامے لکھ کر اس بات پر روشنی ڈالی کہ جنگ کے بعد لوگ کن کن ذہنی امراض اور پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (۷)

عزیز فاطمہ کہتی ہیں کہ آگرہ سے ایک ماہنامہ " شاعر " شائع ہوتا تھا۔ اس ماہنامہ میں بھی دوسری جنگ عظیم میں رونما ہونے والے دردناک واقعات پڑھنے کو ملتے ہیں۔ اس ماہنامہ سے وابستہ شعرانے جنگ کے حوالے سے شاعری لکھی اور اس ماہنامہ میں شائع کروائی اور اس شاعری میں انھوں نے دراصل امن کی طلب اور جنگ کے خطرناک نتائج کے بارے میں اپنے احساسات لوگوں کے سامنے رکھی تھی۔ نمونہ کے طور پر ایک رباعی ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

پر سوز چلیں گی یہ ہوائیں کب تک

برسائیں گی یوں آگ فضائیں کب تک

ہے گرمیٔ جنگ جان لیوا یارب

رحمت کی اب اٹھائیں گی گھٹائیں کب تک (۸)

عظیم الشان صدیقی اور ڈاکٹر فقیر اپنی کتاب " اردو افسانہ " میں بھی امن وفساد کا تذکرہ ملتا ہے، آپ لکھتے ہیں کہ جو افسانے جنگ وفسادات پر لکھے گئے ان میں جرات، بہادر، دلیری اور ایثار و قربانی کے کردار نظر آتے ہیں کہ کس طرح جونوں نے اپنی جان کے نذرانے دے کر لوگوں کے عزت ومال کی حفاظت کی اور انھوں نے آس کا دامن مضبوطی سے پکڑا رکھا کہ شاید یہ فسادات کے یہ تاریک طوفان ختم ہاجائیں اور ہر طرف، ہر سو امن وسلامتی کی فضا پیدا ہو جائے۔ مگر صد افسوس کہ فسادات کی ان تیز آندھیوں میں روشنی کی کوئی بھی ایسی کرن نظر نہیں آئی۔ دراصل فسادات پر لکھے گئے اردو افسانوں کے موضوعات کا تعلق دوسری عالمی جنگ کے بعد یورپ میں لکھے جانے والے افسانوں سے جاملتا ہے۔ (۹)

عتیق خان نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ میں 1947 کے فسادات کو تفصیل سے بیان کیا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ اردو ادب کے افسانوی ادب پر 1947 کے فسادات نے دوررس اثرات مرتب کئے تھے۔ یہی وجہ ہے کہاس کے بعد لکھے جانے والے اردو ادب کے افسانوں میں لوٹ مار، قتل وغارت، بدامنی اور تباہ کاریوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ کرشن چندر کا ناول " غدار "، نسیم حجازی کا " خاک اور خون "، قرۃ العین کا " آگ کا دریا "، عبداللہ کا " اداس نسلیں "اور جمیلہ ہاشمی کا " تلاشِ بہاراں "زندہ مثالیں ہیں۔ ان ناول نگاروں نے دراصل فسادات اور جنگ وجدل کا تذکرہ کر کے پس پردہ ہمیں امن کے لئے جدوجہد کرنے

کی تلقین کی۔ 1947 جیسے فسادات اور ہجرت جیسے بڑے واقعات نے اردو ادب کے ادیبوں کی سوچ و فکر کو بالکل بدل کر رکھ دیا تھا اور وہ اسی موضوع پر لکھتے چلے گئے۔ (۹)

انور سدید " اردو ادب کی تحریکیں" میں فرماتے ہیں 1942 سے لے کر قیامِ پاکستان 1947 تک کا عرصہ ترقی پسند تحریک کا دوسرا دور کہلاتا ہے۔ اسی زمانہ میں دوسری عالمی جنگ ہوئی تھی۔ 1942 میں سجاد ظہیر جب قید سے رہا ہوئے تو انھوں نے اس تحریک کو نئے سرے سے مرتب کیا۔ یہ ایک ایسا دور تھا جب آل انڈیا ریڈیو میں کام کرنے والے ادیبوں اور سجاد ظہیر کے آپس میں مراسم خراب تھے۔ اسی اثنا میں دہلی میں ترقی پسند نظریات رکھنے والے مصنفین کی کانفرنس منعقد کی گئی۔ تمام ادیبوں نے فاشزم کی شدید مذمت کی اور عالمی امن و سلامتی کے لئے کوششوں کو سراہا۔ اس ترقی پسند تحریک سے وابستہ ادیبوں نے نیازمانہ، نیا ادب اور قومی جنگ جیسے رسالے چھاپے جن کا مقصد اَمن کی طلب تھا۔ (۱۰)

حیدر قریشی اپنی کتاب " تاثرات (مضامین اور تبصرے)" میں لکھتے ہیں کہ 1852 اور 1929 کے درمیانی عرصہ میں برصغیر کے لوگوں نے بہت سی مصیبتوں کا سامنا کیا۔ اسی دور میں برصغیر میں تباہ کن زلزلے آئے تھے۔ حیدر قریشی ان زلزلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب لوگوں نے اِن زلزلوں کا سامنا کیا تو اس وقت غیر ملکی اور ملکی اداروں نے اور لوگوں نے مذہب سے بالاتر ہو کر بنی نوع انسان کی ناقابلِ فراموش خدمات سر انجام دیں۔ وہ احمد حسین مجاہد کی کتاب " صفحہ خاک" کے بارے تاثرات پیش کرتے ہیں کہ جن جن تنظیموں اور اداروں نے، چاہے وہ ملکی تھیں یا غیر ملکی، سب کا تذکرہ نام کے ساتھ احمد حسین مجاہد نے کیا جنھوں نے مشکل کی اس گھڑی میں لوٹ مار نہیں کی بلکہ انسانیت کا ساتھ دیتے ہوئے مصیبت میں مبتلا لوگوں کی مدد کی۔ اس کے برعکس مصیبت کے اس دور کچھ تکلیف دہ خبریں بھی ملتیں مثلاً جوان بچیوں کو اغوا کر کے کوٹھوں تک پہنچایا گیا اور ان کی عزتوں کو پامال کیا گیا اور بااثر افراد نے امدادی سازوسامان کو اپنے گھر کی زینت بنالیا۔ لیکن احمد حسین مجاہد نے اس واقعات کو نظر انداز کر کے مثبت امدادی کوششوں کا تذکرہ کیا۔ اسی حوالے انھوں نے 1998 میں ایک غزل لکھی تھی جس کا یہ شعر اس کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔

زباں سمجھتا ہوں میں ٹوٹتے ستاروں کی
یہ شہر مجھ کو اجڑتا دکھائی دیتا ہے (۱۱)

احمد فراز نے اپنی کتاب " دردِ آشوب" میں فن کاروں کے نام ایک غزل کے چند اشعار پیش کیے ہیں۔ دراصل وہ فن کار اردو ادب کے شعرا اور ادیب تھے جنھوں نے خون خرابہ، قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ کا سماں جب اپنی آنکھوں سے دیکھا تو بدامنی کی اس فضا کو دیکھ کر اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں کو امن کا پیغام دیا۔ ان شعرا اور ادیبوں کی خدمات کو سراہتے ہوئے احمد فراز نے کچھ اشعار لکھے ہیں۔ بقول فراز:

جنگ کی آگ دنیا میں جب بھی جلی
امن کی لوریاں تم سناتے رہے (۱۲)

پروفیسر قمر رئیس بیان کرتے ہیں کہ ساحر لدھیانوی کی شاعری کا جائزہ پیش کرتے ہیں کہ ساحر لدھیانوی کی ساری ساری شاعری ان کے مجموعہ " تلخیاں"، " آو کہ کوئی خواب بنیں" اور " گاتا جائے بنجارہ" پر مشتمل نظر آتی ہے۔ ساحر نے بھی امن وسلامتی کے حوالے سے اپنی شاعری کی ہے۔ انھوں نے اپنی کتاب " آو کہ کوئی خواب بنیں" جو کہ 1971 میں شائع ہوئی تھی، اس کتاب میں عالمی امن کے موضوع پر اردو ادب کی طویل ترین نظم " پرچھائیاں" شامل کی ہے جس کا ایک شعر نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں:

چلو کہ چل کے سیاسی مقامروں سے کہیں
کہ ہم کو جنگ وجدل کی جلن سے نفرت ہے [۱۳]

اسلام سے قبل انسانوں کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ قتل و غارت عام تھی۔ لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں لڑائی جھگڑے کرتے۔ اسلام نے انسان کو عزت واحترام دیا اور انسانوں کو قتل وغارت سے روکا ہے اور ایک شخص کے قتل کرنے کو پورے عالم کا خاتمہ قرار دیا۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

(جس نے کسی نفس کو بغیر بدلے کے یا زمین میں فتنہ پھیلانے کی سزا کے بغیر جان سے مارا تو گویا اس نے سب کو جان سے مارا) [۱۴]

اسلام میں قتل وغارت اور شر انگیزی کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اسلام نے لوگوں کو صلح، اصلاح اور صبر کی تلقین کی ہے۔ سورۃ الاعراف میں رب کریم نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا﴾ [۱۵]

(فساد نہ پھیلاؤ صلح کے بعد)

تحقیق کا طریقہ کار

محققین نے اس تحقیق میں پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی اشاعت کردہ سیکنڈری سطح کی درسی کتاب اُردو کے تدریسی مواد کا تجزیاتی مطالعہ کیا جو کہ سال ۲۰۱۷ء اور ۲۰۱۸ء کے طلبا ر کے لیے شائع کی گئی، اس کتاب میں امن سے متعلق الفاظ، واقعات، اقدار، امن کے اسباب، امن کی بحالی کے طریقوں کو زیر غور لایا گیا ہے۔ سیکنڈری سطح کی درسی کتاب کا ایک حصہ نویں کلاس کے طلبار کے لیے مخصوص ہے جو کہ نثر کے گیارہ اسباق، چار نظموں اور چار غزلوں پر مشتمل ہے اور حصہ دوم جو کہ دسویں کلاس کے طلباء کے لیے مختص ہے، یہ نثر کے بارہ اسباق، آٹھ نظمیں اور سات غزلیں شامل ہیں۔ محققین نے اس کے دونوں حصوں کا بالاستعیاب مطالعہ کر کے امن سے متعلق تدریسی مواد کی شناخت، عنوانات کی شکل میں قارئین کے سامنے رکھی ہے۔

درسی کتاب اُردو میں امن کے متعلقہ مواد کی نشاندہی

نمبر شمار	عنوانات	امن کے متعلقہ تدریسی مواد
ا.	ہجرت نبوی ﷺ	فرمانِ امن (قولِ امن)

		دارالامان مدینہ (مقامِ امن)
۲.	مرزا غالب کے عادات وخصائل	غریبوں ومحتاجوں کی مدد، شریفانہ طرز سے سلوک، اخلاق نہایت وسیع (امن کی اقدار)
۳.	نصوح اور سلیم کی گفتگو	اصلاح (امن کی بحالی کا طریقہ) ناپسندیدگی ونفرت (غصہ وجھگڑا کا سبب) سلام کرنا، نہ جھگڑنا، نہ گالیاں دینا (امن کی علامت)
۴.	پنچایت	تصفیہ، دوستانہ تعلقات، صلح پسندی۔ (امن کی علامت) برداشت نہ کرنا، بے اعتنائی، جھگڑا وفسادات کے اسباب، انتقامی خواہشات (بدامنی کا سبب)
۵.	آرام وسکون	آرام وسکون (امن کی علامت) پریشانیاں واُلجھنیں، ہنگامہ اور شور وغل (بدامنی کی علامت)
۶.	لہو اور قالین	انسانیت نواز، صبر وتحمل (امن کی اقدار) کشمکش، ناقابل برداشت (بدامنی کی علامت)
۷.	قدرِ ایاز	تنازع (بدامنی کی علامت) محبت کی چمک (امن کی علامت)
۸.	پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ	ملت کے ساتھ رابطہ استوار، اُمید بہار (امن کے لیے کوشش اور جستجو)
۹.	مرزا محمد سعید	مخلصانہ تعلقات، اصلاح، حسن اخلاق، خوش اخلاق (امن کی علامت)
۱۰.	نظریۂ پاکستان	رواداری، اخلاقی ومعاشرتی برائیوں کو دور کرنا، مفاہمت، اخلاقی وتہذیبی اصلاح (امن کی بحالی کے طریقے) باہمی نفاق کو کمزوری، انتشار، سازش، عناد (بدامنی کی علامت) عظمتِ کردار، انسانی ہمدردی، خداترسی، اسلامی قومیت، اخوت، مساوات، عدل، اتحاد (امن کی اقدار)
۱۱.	پرستان کی شہزادی	خوش مزاجی، خداترسی، ہنسی خوشی (امن کی علامت)
۱۲.	اُردو ادب میں عید الفطر	ملی احساسات، اسلامی اقدار وروایات کی پاسداری، مثبت

		داخلی رویے (امن کے لیے تجاویز)
۱۳۔	مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ	خیر طلب، محبت آمیز اصرار، (امن کے طالب)
۱۴۔	ملمع	تذبذب، قہر آلودہ نظریں (بدامنی کی علامت)
۱۵۔	چغل خور	سخت مصیبت، زدو کوب (بدامنی کی علامت)
۱۶۔	نام دیو مالی	سچائی، نیکی، حسن (امن کی اقدار)
۱۷۔	علی بخش	بڑے اخلاق، عزت (امن کی اقدار)
۱۸۔	استنبول	بے کراں محبت و عقیدت (امن کی علامت)
۱۹۔	خطوط رشید احمد صدیقی	محبت، شرافت، رفیق و شفیق، صبر جمیل (امن کی اقدار)

جدول کی تشریح و توضیح

اوپر دیئے گئے جدول میں ایسے اسباق پر روشنی ڈالی گئی ہے جن میں امن کی تعلیم سے متعلقہ تدریسی مواد شامل ہے، باقی اسباق جن میں امن سے متعلقہ تدریسی مواد نہیں پایا گیا ان کو نظر انداز کر دیا گیا۔ سبق ہجرت نبویؐ میں شامل تدریسی مواد میں امن سے متعلقہ کافی مواد پایا گیا بلکہ سبق کا موضوع ہجرت نبوی یعنی نبی کریمؐ کا ہجرت کرنا ہی امن کی علامت تھی، کیونکہ اس وقت مدینہ طیبہ ہی امن کی علامت سمجھا جا رہا تھا اور مدینہ طیبہ کے تمام لوگوں کی خواہش تھی کہ نبی کریمؐ مدینہ طیبہ میں تشریف لائیں اور ہمارے گھروں میں قیام فرمائیں۔ اگر آپؐ مدینہ شریف نہ جاتے تو مکہ کے لوگ تمام مسلمانوں پر ظلم و ستم کرتے اور ان کی زندگیاں اجیرن بنا دیتے۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے تحریر کردہ سبق نصوح اور سلیم کی گفتگو میں امن کی بحالی کے لیے اصلاح، لوگوں کو سلام کرنا، گالی گلوچ سے اجتناب کرنا، جھگڑا نہ کرنا جیسے الفاظ کا تذکرہ ملا ہے۔ منشی پریم چند کے سبق پنچائیت میں دوستانہ تعلقات اور صلح پسندی جیسے الفاظ پائے جاتے ہیں جو امن کی علامت کو ظاہر کرتے ہیں۔ سید امتیاز علی تاج کا سبق ہے ہی امن کی علامت، اور مرزا ادیت کا سبق لہو اور قالین کے اندر انسانیت نواز صبر و تحمل جیسی امن کی اقدار پائی جاتی ہیں۔ اگر سبق نظریۂ پاکستان کا تجزیہ کیا جائے تو اس میں امن کی اقدار، انسانی ہمدردی، خدا ترسی، اسلامی قومیت، اخوت، مساوات، عدل اور اتحاد کثرت سے پائے جاتے ہیں، اور امن کی بحالی کے لیے رواداری، اخلاقی و معاشرتی برائیوں کا خاتمہ، مفاہمت اور اخلاقی و تہذیبی اصلاح جیسے طریقوں کا تذکرہ موجود ہے۔ اور ان عناصر کا ذکر بھی اس مطالعہ سے ملتا ہے جو بدامنی کا سبب ہیں، مثلاً: باہمی نفاق و کمزوری، انتشار، سازشیں اور عناد جیسے عناصر کا تذکرہ ملتا ہے، اس کا سبق اردو ادب میں عید الفطر میں ملی احساسات، اسلامی اقدار و روایات کی پاسداری، مثبت رویے جیسے امن سے متعلقہ باتوں کا تذکرہ ملتا ہے۔ بہر حال سبق نظریۂ پاکستان میں امن سے متعلق سب سے زیادہ تدریسی مواد کا تذکرہ ملا ہے۔

تجزیاتی مطالعہ کی بنیاد پر سفارشات

سیکنڈری سطح کی درسی کتاب اردو کا تجزیاتی مطالعہ سے محققین نے درج ذیل تجاویز بیان کی ہیں۔

۱۔ درسی کتاب اردو میں جو اسباق شامل ہیں ان میں امن کے متعلقہ واقعات بہت کم ہیں لہٰذا ان اسباق میں امن کے متعلقہ مزید واقعات کا اضافہ ضروری ہے۔

۲۔ درسی کتاب کی نظموں میں بھی امن واخلاق کے موضوعات بہت کم شامل کیے گئے ہیں لہٰذا نظموں کے موضوعات امن واخلاق کے حوالے سے شامل کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

۳۔ درسی کتاب کی غزلیات میں مزید اخلاقی اقدار، مثبت سوچ اور ملی سوچ شامل کرنے کی ضرورت ہے۔

۴۔ بچوں کی شخصیت اور کردار سازی کو بہتر بنانے کے لئے نثری اسباق میں اسلامی تعلیمات و اقدار کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔

حوالہ جات

۱۔ شہاب الدین، سید، فہمیدہ بیگم، جامع اردو اللغات، بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری، جہلم، ۲۰۱۲، ص ۵۲

۲۔ Islam and World Peace, Khan, Wahid-ud-Din, India, Goodwood Books, A-21, Sector 4, P:8, 2015

۳۔ "Community-based Institutes on Peace Education Organizer's Manual: A Peace Education Planning Guide. Jenkins, Tony. " New York, International Institute on Peace Education, pp35-44,2007

۴۔ https://en.wikipedia.org/wiki/Peace_education

۵۔ Peace Education : Framework for Teacher Education, UNESCO,B-5/29, Safdarjung Enclave, New Delhi, 11002, India, P-9, 2005

۶۔ وقار عظیم، سید، داستان سے افسانے تک، گنج شکر پریس، لاہور، ۲۰۱۰ء، ص:۳۶۱

۷۔ طاہرہ صدیقہ، دوسری جنگ عظیم کے اردو ادب پر اثرات، الوقار پبلی کیشنز، واپڈا ٹاؤن، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص:۳۷۷

۸۔ عزیز فاطمہ، اردو افسانہ، (دوسری جنگ عظیم سے آزادیٔ ہند تک)، نصرت پبلی کیشنز، لکھنؤ، ۱۹۸۰ء، ص:۴۰

۹۔ عظیم الشان صدیقی، فقیر حسین، ڈاکٹر، اردو افسانہ فکری وفنی مباحث، بک ٹاک میاں چیمبرز، ۳ ٹیمپل روڈ، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص:۳۴

۱۰۔ شعیب عتیق خان، ڈاکٹر، اردو کے افسانوی ادب پر فسادات ۱۹۴۷ء کے اثرات، بیکن بکس غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۴ء، ص:۳۴۴

۱۱۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب کی تحریکیں، انجمن ترقی اردو، پاکستان ڈی-۱۵۹ بلاک، گلشن اقبال، کراچی، ۲۰۱۳ء، ص:۴۴۹

۱۲۔ حیدر قریشی، تاثرات (مضامین اور تبصرے)، ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس، دہلی، انڈیا، ۲۰۱۲ء، ص:۸۹

۱۳۔ احمد فراز، در آشوب، دوست پبلی کیشنز، پلاٹ ۱۱۰، سٹریٹ ۱۵، اسلام آباد، ۲۰۱۵ء، ص:۱۲

۱۴۔ قمر رئیس، پروفیسر، ترقی پسند ادب کے معمار (انسائیکلوپیڈیا)، سٹی بک پوائنٹ اردو بازار، کراچی، ۲۰۱۳ء، ص:۲۸۴

۱۵۔ سورۃ المائدہ ۵:۳۲ (ترجمہ)

۱۶۔ سورۃ الاعراف ۷:۵۶